© rasailojaraid.com

الاستفتاء

ایک طالبِ علم اپنے ایک طویل خط میں لکھتے ہیں:

۱- ماہِ رمضان میں جب شیطان قید کر دیے جاتے ہیں تو پھر اس ماہ نافرمانیاں کیسے ہوتی ہیں؟

۲- قرآن فہمی کیلئے کیا طریقہ اختیار کیا جائے؟

۱- ہم حدیثیں پڑھتے ہیں مگر محدثانہ ذہن نہیں بنتا، اس کا کیا حل ہے؟

۴- میں نے ایک صوفی صاحب سے سنا ہے کہ جو شخص چالیس دن چلّہ کشی کریگا اس کا سینہ کھل جائیگا یہ حدیث تو بیان کی ہے مگر حوالہ نہیں دیا- کیا یہ حدیث ہے؟ اور کہاں ہے اور وہ کیسی ہے؟

۵- تراویح میں وقفہ کے دوران کیا پڑھنا چاہیئے؟

۶- فقہ اور اصول کی کتابیں ہم بھی وہی پڑھتے ہیں جو مقلدین کے ہاں رائج ہیں، یہی حال نحو، منطق، معانی و بیان کا ہے، کیا اپنے عقیدہ اور مسلک کے مطابق اس کیلئے کوئی نعم البدل طلباء کو نہیں مہیا کیا جاسکتا؟

۷- "لا الٰہ الّا اللہ" میں لا نفی جنس کا ہے، اس کی خبر کیا ہوگی؟ اگر موجود ہوگی تو متعدد الٰہ کا امکان باقی رہے گا- اگر ممکن خبر ہوگی تو اس سے وجود لازم نہیں آئیگا، خدا کا اثبات ممکن کے درجہ میں رہے گا حالانکہ اس کا وجود ضروری ہے- اس کا کیا حل ہے؟ (مختصراً)

الجواب:

شیطان کی قید اور معصیت:

ہر معصیت شیطان کی شرارت کا نتیجہ نہیں ہوتی، خود انسان بھی شیطنت کا حامل ہو سکتا ہے-

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"الذی یوسوس فی صدور الناس ٥ من الجنۃ والناس ٥" (سورۃ الناس پ ۳۰)

اس میں نفس امارہ بھی جوان رہتا ہے جو شیطان کی جانشینی کا فریضہ سرانجام دیتا رہتا ہے۔ بلکہ شیطان اسی راستہ سے حملہ آور ہوتا ہے:

"ان النفس لامارۃ بالسوء" (پ ۱۳)

یہ نفس امارہ گویا کہ انسان کے حیوانی درجہ کے اس خاصہ کا نام ہے جو صرف "بے قید طبعی تقاضے" کی تکمیل اور تعمیل پر اصرار جاری رکھتا ہے ـــ اور یہ وہ شے ہے جو شیطان کو سہارے مہیا کرتی ہے اور وہ محض یہی زمین ہے جہاں شیطان اپنی شرارت کے بیج بوتا ہے۔ ظاہر ہے جب ایک شے پہلے ہی آوارہ گردی پر مائل ہوتی ہے، اگر اسے شیطان جیسا رفیق بھی مل جائے تو اس کی جو کیفیت ہو سکتی ہے وہ آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ بہر حال گو اب شیطان قید ہوتا ہے تاہم نفس امارہ ابھی زندہ ہوتا ہے۔ روزہ اس لئے ہے کہ انسان بیرونی مداخلت سے آزاد ہو کر داخلی "خنّاس" کو بھی رام کر سکے۔ اگر کوئی شخص اب بھی اس کو رام کرنے کے بجائے، خود ہی اس کا صیدِ زبوں ہو کر رہ جاتا ہے تو پھر اسے شیطان کو کوسنے کے بجائے اپنے آپ کو ہی کوسنا چاہیئے!

دوسری اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان کے جکڑے جانے کے باوجود اگر معصیت اور گناہ میں ابھی دم خم باقی ہے تو اس کے معنے ہیں کہ رمضان سے پہلے اس شخص کا شیطان سے یارانہ گہرا رہا ہے۔ اس لئے گو اب وہ یار نہیں رہا تاہم یار کا رنگ دلوا ابھی باقی ہے جب کوئی امر عادت ثانیہ بن جاتا ہے، اس سے پیچھا چھڑانا آسان نہیں رہتا۔ گویا کہ اب شیطان نہیں، عادت برا رنگ لا رہی ہے۔ کتنے ہیں عادت سر کے ساتھ جاتی ہے۔ یہاں بھی یہی بات ہے کہ اب بھی روزہ دار کو سابقہ عادت خراب کر رہی ہے۔ اس لئے آپ کو شیطان کی فکر نہیں رہنی چاہیے۔ اپنے اندر کے شیطان (نفس امارہ) اور عادتِ بد کا جائزہ لینا چاہیئے کہیں وہ آپکے روزوں کی مسیحائی پر پانی نہ پھیر رہے ہوں!

۲۔ قرآن فہمی:

ایام جاہلیت کا مطالعہ کیا جائے، سیرتِ رسول ﷺ سے پوری آگاہی حاصل کی جائے، جاہلی ادب کو پورے ہوش کے ساتھ پڑھا جائے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جو پڑھا جائے اس کو اپنے لئے دستور العمل بنا لیا جائے۔

کتب کی حد تک: سیرت ابن ہشام، صحاح ستہ، ارض القرآن (ندوی) بدائع الفوائد ابن القیم ابن جریر طبری، ابن کثیر، کتاب الاحکام جصاص، قرطبی اور ابن العربی کے ہمراہ ایک دفعہ قرآن کا مطالعہ

© rasailojaraid.com